© rasailojaraid.com

ہم عام ملکی ضرورتون کی نظر سے مغربی علوم یا انگریزی کو مفید خیال کرتے ہین
مگر ابتک اُن کے حمایت مین مشرقی علوم اور دیسی زبان دانی و فنون

امید نہین کہ اس وعدہ پر پورا پورا عمل ہویا اگر ہُوا تو ہمیشہ رہے کیونکہ جس امر کو انسان غلطی یا برائی نہین جانتا اُسکو کسی کے کہنے سی اسکا ترک کرنا لائق اعتبار و قابل اعتماد نہین ہوتا

جب وہ اُسکو اپنی دلی شہادت اور یقین سے برا نہین جانتا۔ تو اُسکو کسی کے خوف یا پاس خاطر ترک سی کرنا یہی معنے رکہتا ہے کہ اس کام کو ہم بُرا نہین جانتے ولیکن تمہاری خاطر سے اُسکو ترک کرتے ہین جسکا لازمہ اور نتیجہ یہہ ہے کہ جب وہ شخص نہ ہوگا یا اسکا خوف و پاس نہ رہیگا تو پہر وہ اسکام کو اپنے دلی شہادت سی ضرور کریگا۔ اسیوجہ سی ہم نے سنٹ کی اس وعدہ یا حکم کو کالعدم قرار دیکر یہہ مضمون تحریر کیا ہے اور فیلوان پنجاب یونیورسٹی کو اسکے طرف متوجہ کرنا چاہا ہے۔ آیندہ اگر سنٹ اس امر کی معترف ہو کہ اسکی پچہلی کارروائی بے انصافی یا غلطی تہی اور اس غلطی پر اُسکو متنبہ کرنیوالی شخص (ڈاکٹر لائٹنر) یا جماعت (وہ کمیٹی جسنے تحقیقات کرکے وہ رقوم واپس دلائی ہین) کی شکر گذار و احسان مند ہو تو اس وعدہ پر عمل اور اس عمل کے ہمیشہ رہنی کی امید کی جاسکتی ہے

* صرف انگریزی کے حامی انگریزی کی ضرورت پر یہہ دلیل پیش کرتے ہین کہ انگریزی کے سوا، آجکل دس روپیہ کی نوکری نہین ملتی۔ بڑے بڑے مولوی پنڈت دس روپیہ کی نوکری کو مارے مارے پہرتے ہین ۔

اسکا جواب یہہ ہے کہ صرف نوکری کو ملکی ترقی کا ذریعہ سمجہنا بجائے خود ایک سخت غلطی ہے۔ ملک کی ترقی نوکری پر موقوف و منحصر نہین۔ یورپ جو اس ترقی کا معدن سمجہا جاتا ہے۔ نوکری سی اس ترقی کو نہین پہنچا۔

یہہ ترقی عام علمی لیاقت پر منحصر ہے۔ اور اسکے اسباب اور بہی ہین جیسے علم سیاست

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی گردن پر چھری چلانا جائز نہین سمجھتی - اور اس امر کا یقین رکھتی ہین کہ صرف انگریزی سے ملکی ترقی ممکن نہین - اور جو صرف انگریزی کو عام ملکی ضرورتون کے لیے کافی خیال کرے

حرفت صناعت زراعت - تجارت وغیرہ -

ان علوم و اسباب کی نسبت یہہ خیال کرنا کہ وہ سبہی انگریزی زبان مین مقفل ہین مشرقی علوم ان سے خالی ہین اور یہی سخت غلطی ہے - وہ کون سی اسباب ترقی ہین جو مغربی علوم مین بیان نہین ہوی - اہل مشرق ان ہی مشرقی علوم کے ذریعہ سے اس ترقی کو پہنچ گذری ہین جسکو ہنوز اہل مغرب نہین پہنچے - بلکہ وہ اپنی ترقیات مین اہل مشرق کی شاگردی کے معترف ہین - اس امر کو ہم مفصل اور مدلل طور پر اپنے رسالے نمبر ۵ جلد ۸ مین ثابت کر چکے ہین - اس مقام مین ہم اس پرچہ کے چند فقرات نقل کرتے ہین مسلمانون کی تہذیب علوم مین نہایت اعلیٰ درجہ کی ترقی تہی مسٹر ارٹ جر مؤرخ نے نہایت انصاف سے یہہ بات لکہی ہے کہ مسلمانون نے اور قومون سے کتنا ہی کچہہ کیون نہ سیکہا ہو مگر انہون نے اپنی قابلیت و لیاقت سے اسکو بہت کچہ ترقی دی - ایسا ہی کئی ایک مشہور عیسائی مورخون سے نقل کیا ہے سب سے آخر ایک فرانسیسی عالم سے یہہ قول نقل کیا ہے کہ عرب کی قومون کو خدا نے دنیا مین اسلیے پیدا کیا تہا کہ وہ علوم و فنون اور اسباب تمدن ان مختلف قومون تک پہنچا دین جو فرات کے کنارے سے لیکر اسپانیہ کی وادی کبیر تک پہیل رہی ہین - چنانچہ ان تمام قومون نے جملہ کمالات اس قوم عرب سے حاصل کیے تہے - فنون و دستکاری کو اہل عرب نے رومیون کے بڑے بڑے شہرون مین جا کر بخوبی حاصل کیا تہا - اور پہر خود اسکو ترقی دی تہی - ہارون رشید خلیفہ عباسی نے جو ایک گہڑی بطور تحفہ کے شارلمین بادشاہ فرنگستان کو جو اسکا بڑا دوست تہا بہیجی اور جسکا ذکر ایجن ہارڈ صاحب نے کیا ہے - مسلمانون کے فنون و دستکاری مین ترقی کرنے کا بڑا ثبوت ہے + + + + مسلمانون کی معاشرت

© rasailojaraid.com

اوسکو یہہ پنجابی مثل یاد دلاتے ہین اب اب کر مر گیا بچہ فارسیان گھر ڈوبی جسکا مطلب یہ ہے کہ ہمارا بچہ آب آب کہکر مر گیا۔ زبان فارسی نے ہمارا گھر ڈبو یا اور اسکا مورد یہہ ہی کہ ایک ایسے خیال (جواب صرف انگریزی کے حامی رکھتے ہین) کا آدمی کہین فارسی پڑہنے گیا تہا وہ اس مین ایسا مصروف ہوا کہ اپنی مادری زبان بہول گیا یا عمداً چھوڑ بیٹھا گھر مین آیا تو کہانا کہانے کیوقت اسکے حلق مین لقمہ پہنس گیا جسپر اوسنے پانی مانگا۔ مگر اپنی مادری زبان مین پانی نہ کہا آب آب کہتا گیا (جیسا کہ اس زمانہ کے نئے جنٹلمین اپنے گہرون و مجلسون مین اپنی مادری زبان اور دیسی الفاظ استعمال مین نہین لاتے بجاے اسکے۔ اُڈیوڈم۔ اینڈ ہیم۔ گڈ مین ہین وغیرہ وغیرہ الفاظ

کے طریقہ ملنے جلنے کے قاعدہ بہی علحدہ ہے + آٹھوین صدی سے لیکر نوین صدی تک مسلمانون کی طرز معاشرت کو ترقی ہوتی رہی۔ یہانتک کہ یوروپ نے مسلمانون ہی کی معاشرت و تمدن کو دیکھکر اسمین ترقی کی۔ گیارہوین کے آخر سے تیرہوین صدی تک جو مسلمانون اور عیسائیون مین بیت المقدس مین رہی ہین اسکی نسبت یوروپ کے مورخون کا قول ہے کہ گو ان لڑائیون سے بیشمار آدمی ضائع ہوئی اور بہت سا نفیس مال بغیر کسی فائدہ کے ضائع ہوا لیکن انجام کار اسی زمانہ سے اہل یوروپ نے فوج کی ترتیب اور اصلاح شروع کی اور تجارت اور زراعت کے طریقے اون مشرقی قومون سے سیکہے اور شہریون کی عادتین اختیار کین اور دنیا کے حالات تحقیق کرنیکیواسطے سفر کی عادت ڈالی خلاصہ یہہ کہ یوروپ کی قومونکو تمدن کے طریقے اوسی وقت سے معلوم ہوئی جب سے وہ مسلمانونکے اون قومون سے ملی جو تمدن و حسن معاشرت اور علوم و فنون اور ہنر و کمالات مین اون سے فائق تہین۔

تجارت اور زراعت مین بہی مسلمانون نے بہت ترقی کی تہی انکو ہمیشہ سفر کیطرف رغبت رہی جب انکی سلطنت فرانسیس اور اسپین کے پہاڑون کے بیچ سے گذر کر ہمالیہ تک پہنچی تو اوسوقت وہ دنیا کی بڑی تاجر قوم ہو گئی اور فن زراعت مین تو مثل انکے کوئی نہ تہا۔ تا آخر صفحہ ۱۲۶ نمبر ۵ جلد ۴ اشاعۃ السنہ جو دیکہنے کے قابل ہے

© rasailojaraid.com

بولتی ہین) اُس کے فارسی کو گہر والون نے نہ سمجہا اور وہ شخص پرا ہی ملک تھا ہوا۔
علاوہ برین ہم اپنے روز مرہ کے تجربون سے صاف دیکہہ رہے ہین کہ جو اپنی مادری زبان یا پرانی دیسی لیٹریچر مین خوب ماہر و مشاق ہین وہ انگریزی سے خوب نفع اٹھاتے اور لوگون کو نفع پہنچاتے ہین۔ اور جو لوگ اسمین قاصر و ناکامل ہین وہ تقریر و تراجم کے وقت اینڈ اینڈ کر کے رہجاتے ہین۔ ہمکو بارہا انگریزی عبارات (جو اشاعۃ السنۃ مین درج ہوئی ہین یا اور جگہ کام آتی ہین) کے تراجم مین اور ون کے مدد لینے کی ضرورت پڑتی ہے تو ہم انگریزی کے بڑے بڑے فاضلون بی اے اور ایم اے۔ گریجویٹ یافتون کو (جو عربی یا فارسی مین ماہر نہین ہوتے) ایسا ہی پاتے ہین اور ان کے تراجم کو خود بامحاورہ اور درست کرتے ہین باوجودیکہ ہم خود انگریزی مین صرف شُد بُد جانتے ہین۔
ایک معزز دوست یورپین جینٹلمین (جو ایک انگریزی گورنمنٹ کالج کا پرنسپل ہے) نے ہم سے ذکر کیا کہ ہمارے طالب علمون مین ایسے لوگ بہی ہین جو انگریزی کا مطلب اپنی دیسی زبان مین ایسا ادا نہین کر سکتے جیسا کہ مین ان کی دیسی زبان مین ادا کرتا ہون باوجودیکہ مین دیسی نہین ہون۔
اس کے تائید مین ہم سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب کے سپیچ (جو انہون نے اپنے آخری جلسہ کا نووکیشن یعنی جلسہ تقسیم انعام) مین ۱۲- اپریل ۱۸۸۱ء کو دی تہی) کا ایک فقرہ پیش کرتے ہین۔ وہ یہہ ہے میں خیال کرتا ہون کہ اسمین شک نہین ہو سکتا کہ جس آدمی نے دیسی زبان کے ذریعہ سے تعلیم پائی ہے وہ زیادہ لائق ہے کہ اپنے ہم صحبتون کو تعلیم دے سکے بہ نسبت اس آدمی کے جس نے انگریزی کے ذریعہ سے تعلیم پائی ہے باوجود اس بات کے کہ وہ اردو دان اتنا لائق و فائق نہین جتنا کہ انگریزی خوان فی نفسہ انگریزی دانی مین زیادہ علم رکھتا ہے مگر اُسکا علم اس کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے ہی دل مین محدود ہے یا اگر دوسرون کو کچھہ فائدہ پہنچا سکتا ہے تو صرف انکو جو اسیکی طرح انگریزی سمجھ سکتے ہین - برعکس اس کے اردو دان اپنے ہمجنسون کو بخوبی تعلیم دے سکتا ہے - اور غالبًا اُس کے خیالات زیادہ صاف اور زیادہ نفیس ہوتے ہین بہ نسبت اس شخص کے جس نے اجنبی زبان کے ذریعہ سے سیکھا ہو اس امر کا ثبوت تاریخ انشاپردازی اور خیالات مروجہ یورپ سے ہو سکتا ہے "-

اسیکا ہویدا اثر اہل سید احمد خان سی ایس آئی کا وہ قول جو انھون نے عرضی انڈین ایسوسی ایشن ممالک مغربی و شمالی مین لکھا تھا پیش کیا جاتا ہے - آپنے اس عرضی مین لکھا ہے فرض کرو کہ کلکتہ یا کسی دیگر انگریزی یونیورسٹی سے کوئی صاحب ایم اے یا ایل ایل ڈی کے خطاب کا کلاہ رکھکر اپنے گھر واپس آئی جب یہہ احباب اور ارباب سے گفتگو کرینگے تو ممکن نہین کہ ان لوگون کو اپنی تحصیل کی بابت کچھہ خیال دلا سکین صرف انگریزی اصطلاحی الفاظ اور جملے ان کے دل ہی مین رہینگے - اور مشق و ربط نہونے کے باعث صاحب موصوف دیسی زبان سے اسکا مطلب بیان کر سکین گے ان کے علم سے احباب اور آشنائون کو کچھہ فائدہ نہین کیونکہ یہ تو اُن کی لیاقت کو بالکل سمجھہ ہی نہین سکتے - اگر انکو دیسی زبان کے ذریعہ سے حاصل ہوا ہوتا اور وہ فورًا اپنی تحصیل کردہ علم اور تجربہ کو سمجھا سکتے تو اُنکی تعلیم کا دوسرون پر کسقدر زیادہ اثر ہوتا جاہلانہ تنفر کے عوض خیالات ہمسری پیدا ہوتے - اعلے درجہ کی تعلیم کی دید و شہادت لوگون کے دل کو انکی تقلید کرنے کے لیے متحرک کرتے - اور زمانہ حال کے علوم و فنون کا اشتیاق عام لوگون کے دل مین پیدا ہوتا - دلائل مسبوق الذکر کو پیش کرکے گورنمنٹ ہند سے ہماری دلی و عاجزانہ یہہ التجا ہے کہ وہ اعلے ترین درجہ کے چلبک تعلیم کو اس طور قرار دی کہ جسمین علوم و فنون طبعی اور زبان دانی کے اور شاخین دیسی زبان کی وساطت سے سکھائے جاوین - اور دیسی زبان مین سالانہ

© rasailojaraid.com

امتحان ان ہی مضامین کا منعقد ہوا کرے کہ جن مین طلبار فی الحال
انگریزی زبان کے ذریعہ سے کلکتہ مین امتحان دیتے ہین اور جس طور
سے اب انگریزی طلبار کو علم کے مختلف مضامین مین لیاقت پیدا کرنے سے درجے
عطا کیئے جاتے ہین - اسی طور سے جو طلبار ان ہی مضامین کو دیسی زبان مین سیکہا
امتحان مین کامیاب ہون انہین بھی درجے عطا کیے جاوین - آخری التجا یہ ہے کہ یا تو کلکتہ
یونیورسٹی کے ساتہہ ایک ورنیکولر ڈیپارٹمنٹ لگائی جاوے یا ممالک مغربی وشمالی کے
لیے ایک علیحدہ ورنیکولر بیت العلوم بنایا جاوے"

بصرف دنیاوی امور مین مشرقی علوم (یا دیسی زبان) مین مہارت پیدا کرنے کے سوا
مغربی علوم (یا انگریزی) مین کمال حاصل کرنے کے نفع ونقصان کا بیان ہوا - اور اگر
ہم اسکی مذہبی نقصانون کو بیان کرنا چاہین تو ہمکو بہت سا وقت اور بہت بڑا حصہ اپنے
پرچہ کا صرف کرنا پڑے گا - بالفعل ہم اپنے وقت اور پرچہ کا کچھہ حصہ یونیورسٹی کے
کے معاونین خصوصاً اپنے اخوان دین کے لیے وقف کرتے ہین -

ہماری ملک کے اہل مذاہب خصوصاً اہل اسلام جان لین کہ اسوقت جس قدر الحاد و بے قیدی
دنیا مین پہیل رہی ہے وہ فلسفی طبعی - اور تاریخی علوم کا فیضان ہے (جو اسوقت
انگریزی زبان مین مدون ومروج ہین) جو لوگ اپنے مذہب مین پختہ ہونے اور اپنے مذہبی
معتقدات سے بدلائل واقف ہونے سے پہلے ان علوم مین مشتغل ومتوغل ہوتے ہین وہ اپنے
مذہب کو دونون ہاتہہ سے سلام کر بیٹہے ہین - نہ ہندو ہندو رہتا ہے - نہ مسلمان مسلمان
- نہ عیسائی عیسائی - ملک یوروپ جو ان علوم کا مخزن ہے الحاد وآزادی کا معدن ہے
ہماری اور ہر ایک محقق کے خیال مین یوروپ مین فی صدی پانچ بہی عیسائی نہین ہین
جو عیسائی قوم سے شمار کیے جاتے ہین - اس ملک مین بہی علوم انگریزی نے بلا مشارکت
ومصاحبت علوم مشرقیہ ویسا ہی رواج پایا جیسا کہ یوروپ مین اسکا رواج ہے تو اس

© rasailojaraid.com

ملک کا بھی وہی حال ہوجائے گا جو یوروپ کا ہے (والعیاذ باللہ)

اس خوف وخیال کی تائید مین ہم اگر کسی مولوی یا پنڈت کے کلام سے شہادت پیش کرین تو انگریزی پر ایمان لانے والے اُسکو تعصب پر حمل کرین گے۔ "یا مثل من جھل شیئا اعداہُ" سنا کر انگریزی سے ناواقفی پر مبنی قرار دینگے۔ لہذا اُسکی تائید مین ایسے شخص کا کلام نقل کیا جاتا ہے۔ جو نہ پنڈت ہے نہ مولوی نہ انگریزی سے ناواقف و اجنبی۔ بلکہ یوروپ کا باشندہ ہے اور انگریزی مین مشہور عالم۔

وُہ مسٹر ولفرڈ بلنٹ ہے جس نے اپنے متعدد سپیچون اور لکچرون مین صرف انگریزی والی کے یہہ مفاسد بیان کیے ہین۔ اور وہ علیگڈہ انسٹیٹیوٹ (جو انگریزی کے ایک حامی کا پرچہ ہے)۔ شائع ہوئے ہین

خاص علیگڈہ مین جو انہون نے سپیچ دی تہی (اور وہ علیگڈہ انسٹیٹیوٹ نمبر ۹ جلد ۱۹ اور اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۱۰ مین چہپ چکی ہے) اسمین یہہ فقرات ہماری بیان کے موید ہین۔

آپ مجہے معاف کرین اگر مین ازادی کے ساتھ نسبت تعلیم انگریزی کے جو اس کالج مین ہوتی ہے بعض باتین بیان کرون اور بعض خطرے بیان کرون جو ایسی صورت مین پیش آنا ممکن ہے۔ آپ صاحبان یہہ خیال نکرین کہ اسوقت مین ان خطرون کو موجود کرتا ہون لیکن اگر اسکی بہت احتیاط نکی جاوے گی تو البتہ انکا پیش آجانا امکان مین ہے مین تہ دل سے آپکی کامیابی کا خواہان اور اسی واسطے مین انکو بیان کرتا ہون اور اُن خطرون کا خیال اسیواسطے ہوتا ہے کہ یہان کی تعلیم مکمل اور بہمہ وجوہ مثل ہماری ہے تعلیم کی ہے۔ آج کل کی طرز تعلیم مین یہہ بڑا خطرہ ہے کہ تعلیم مذہبی تعلیم عقلی کے ہمدم نہین رہتی چونکہ تم مین دنیوی تعلیم کیطرف بہت توجہ کی جاتی ہے اس لیئے دینی تعلیم کی طرف پوری توجہ اور فرصت صرف نہین کی جاتی اور ہم دیکہتے ہین کہ وہ لوگ جو بغیر اسکے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اعلےٰ درجہ کی تعلیم زمانہ حال کی پاتے ہیں اپنے حسن عقیدہ کو ضائع کر دیتے ہیں - یہہ ایک بہت بدقسمتی کی بات ہے - میرا مطلب یہہ نہین کہ اس قسم کے واقعات یہان پیش آوینگے مگر البتہ انکا پیش آنا ممکن ہے - مثلاً تاریخ ہی کو دیکھو وہ کیا سکھاتی ہے - اور یورپ کے مصنفون نے جو ہسٹری بنائی ہے اسمین تمہاری مذہب کی نسبت کیا بیان ہے اس سے یقیناً یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اسکا بانی ایسا شخص تہا جسکو خدا نے واسطے تصنیف مذہب کے مامور کیا تہا بلکہ اس سے ایسی بات معلوم ہوتی ہے جو آپ کی مذہبی تاریخ سے بالکل مغایر ہے ایسی ہے یوروپین فلسفہ کا حال ہے -

جب تک مذہبی تعلیم مین بہی ایسی ہی کوشش نہوگی تو یہہ یوروپین فلاسفی اور لٹیریچر کا علم مسلمان نوجوانون کو دقت مین ڈال دے گا - انگلستان مین بہی یہی دقت اور خطرے ہمکو پیش آتے ہین - اور تمام مدارس مین جہان دنیاوی تعلیم کیطرف بہت توجہ کی جاتی ہے اس ضروری تعلیم کی نظر انداز ہوجانیکا اندیشہ رہتا ہے اگرچہ یہان یہہ خطرہ بہت گہٹ گیا ہے مگر تو بہی آپ کو ہوشیار رہنا چاہیئے تا وقتیکہ اپنے علم سے بہی بخوبی آگاہ نہون جوان آدمی یوروپین لٹیریچر بغیر خطرہ کے نہین پڑہ سکتے۔

بمقام لکہنو مین جو صاحب موصوف نے سپیچ دی تہی (اور وہ علیگڈہ انسٹیٹیوٹ نمبر ۷ جلد ۱۹ - اور اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۶ مین چہپ چکی ہے) اسمین یہہ فقرات ہماری خیال کے مصدق ہین :-

بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہماری نئے خیالات کا نتیجہ یوروپ مین بد عقیدگی بلکہ خدا تک پر اعتبار نکرنا ہوگیا ہے - اور مین کسی نفع دنیاوی کی خاطر تمکو اور تمہاری اولاد کو اس خطرہ مین پڑنیکی صلاح نہ دونگا - مین خیال کرتا ہون کہ خدا پر ایمان لانا تمہاری ایک بے بہا میراث ہے اور اسپر تمکو ہمیشہ قائم رہنا چاہیئے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو نہ مین کہتا نہ ہین تم سے تمہاری بچون کے انگلستان پہنچنے (نعرہ تحسین*) نہین تم سے اس معاملہ کی سفارش کرتا ہون - مین تمہاری اس شبہہ کی بھی ہمدردی کرتا ہون - جو تمکو اس تعلیم کی نسبت ہے جو منجانب سلطنت اس ملک مین ہوتی ہے اگرچہ وہان کوئی خاص لامذہبی کی بات نہین ہے - تو بھی اکثر و بیشتر مدارس مذہبی اصول سے معرّا ہین - اور ان سب مین ایسے معلم ہین جو تمہاری مذہب کے نہین ہین - اگر میرا علم صحیح ہے تو انڈین یونیورسٹی مین کوئی ایک مسلمان پروفیسر بھی نہین ہے - بلکہ ہوگلی کالج اور کلکتہ مدرسہ مین بھی انگریز پرنسپل اور ہر علم کے انگریز یا ہندو معلم ہین -

مین یقین کرتا ہون کہ دنیا مین کوئی ملک ایسا نہین ہے جہان معلم کا رعب داب اور وقعت ایسی بڑی اور مقدس سمجھی جاتی ہو جیسی ہندوستان مین سمجھی جاتی ہے بلکہ تم مین مشہور ہے کہ لڑکے کے باپ کے بعد اسکا معلم بمرتبہ والدین ہے (نعرہ تحسین*) ایسی حالت مین ہندو یا عیسائی ایک مسلمان کا پسندیدہ معلم کیونکر ہو سکتا ہے (نعرہ تحسین*) مین تمہارے شکوک اور بے اعتباری کی نسبت جو تمکو ان تعلیم گاہون کی نسبت ہے جو تمہاری اولاد کی تعلیم کے واسطے بنائی گئی ہین ہمدردی کرتا ہون - معہذا التعلیم کی بھی بڑی حاجت ہے اور وہ حاجت یومًا فیومًا بڑھتی جائیگی - بس اب تمکو کیا کرنا مناسب ہے اور دنیاوی تعلیم کو مذہبی ضروریات کے ساتھہ کیسی تطبیق کر سکتے ہو × × × × × × × × چاہیے کہ وہ مسلمان اپنی دولت خدا کے نام اور مذہب کے فائدہ کیواسطے دین - اور اس سے ایک بڑی یادگار اپنی گرم جوشی کی بنا ڈالین اور ایک محمڈن یونیورسٹی قائم کرین (نعرہ تحسین*)

---

* جسکو عام لوگ نعرہ خوشی کہتے ہین یہ وہ کلمہ تحسین ہوتا ہے جو لکچر و سپیچ کے سامعین کہتے اور اسوقت تالیان بجاتے ہین -

(+)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تمہاری واسطے یونیورسٹی قائم ہونے کے اغراض میری خیال مین یہہ مین اول وہ تمام ہندوستان کیواسطے مذہبی خیالات کا مرکز؛ اور اس کے طالب جو مذہبی علوم مین جذب مستعد ہون تمام ہندوستان کے معلم ہون اور مذہب مین تحریک کرین باوصف اس کے وہ اور علوم سے بے بہرہ نہون - ایسی یونیورسٹی مین جسکی قائم ہونے کی مین آرزو کرتا ہون تمام مفید علوم اور ہنر داخل ہون - آجکل میری سمجھ مین تم مین سے کوئی ایسا نہین ہے جو کسی علم کے پڑہنے سے خوف کرتا ہو یا کسی زبان کے سیکہنے کو مذہب کے مضر خیال کرتا ہو - (نعرہ تحسین) پس مین خواہش کرتا ہون کہ ہر قسم کا علم پڑہا جاوے جس کے واسطے لائق معلم مسلمان بہم پہونچ سکین اور وہ تمام زبانین سکہائین جاوین جنکی ہندوستان مین کچھہ بہی وقعت ہی مگر ان خواندگیون کی زبان خاصکر انگریزی ہو جن سے اپنی تئین روزگار کے واسطے لائق بنانا مقصود ہو - اس طور پر مفید اور مذہبی علم عام طور پر شائع ہوگا اور تمام جماعت مین ایک حرکت پیدا ہو جاویگی" -

یہہ بیان سنکر امید ہے کوئی نکہیگا کہ مغربی علوم مین ترقی مشرقی علوم مین ترقی کرنے کے سوا ملک وقوم و مذہب کے لیے مفید ہوسکتی ہے - پہر ان ممبران پنجاب یونیورسٹی کو (جو ملکی ترقی کے مدعی ہین) کب مناسب و جائز تہا کہ وہ مغربی علوم کی ترقی کے لیے مشرقی علوم کو ضرر پہنچاتے اور ان رقوم کو جو مشرقی علوم کی ترقی کے لیئے وقف و مخصوص کی گئی تہین مغربی علوم کی ترقی پر لگاتے -

ہماری اس بیان کو وہ ضرر رسان ممبران پنجاب یونیورسٹی صحیح نہ سمجہین اور مشرقی علوم کے سوای مغربی علوم مین ترقی کرنے مین جو دنیاوی اور دینی نقصانات و مفاسد ہم نے صریح دلائل سے ثابت کیے ہین توجہ سے نسنین تو ہم ان کی اس کارروائی کے حمایت بیجا اور تصرف ناروا ہونے پر دوسری دلیل پیش کرتے ہین -

وہ (دوسری دلیل) یہہ ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قطع نظر اس امر سے کہ مشرقی علوم مین ترقی بہی ہماری ملک کے لیے ویسی ہی ضروری ہے جیسیکہ مغربی مین ترقی ضروری ہے۔ اس یونیورسٹی کی بنا ہی ان ہی مشرقی علوم کی ترقی کے لیے قایم ہوئی ہے اور ابتدا مین اس یونیورسٹی کے لیے جو کچہہ راجون مہاراجون و غیرہ روسا و شرفا پنجاب بغیرہ نے معطیات دی ہین وہ ان ہی علوم کی ترقی کے لیے دی ہین۔ مغربی علوم کا ضمیمہ تو پیچہے لگا یا گیا ہے۔ اور خاص کر ان کی ترقی کے لیے کسی نے ایک حبہ نہین دیا۔ اور ون کا تو کیا ذکر ہے ان علوم کے حامیون نے بہی بجز الفاظ اور زبانی تقریرون کے آجتک گرہ سے کچہہ نہین دیا۔

اور یہہ مسئلہ عرفاً قانوناً اور شرعاً ثابت و مسلم ہے کہ جس کام کے لیے اور جس شرط سے کوئی شخص یا قوم اپنے مال کو وقف* کری اسیکام مین اور اسی شرط کے موافق وہ مال خرچ کرنا ضروری ہوتا ہے واقف کی شرط کا خلاف محافظ و متولی کو نہین پہونچتا۔ بنا ءً علیہ اگر مشرقی علوم کی ترقی و اشاعت غیر مفید و یا غیر ضروری بہی ہے تو ممبران یونیورسٹی کو (جو اس مال وقف کے صرف محافظ و متولی ہین) ہرگز نہین پہنچتا کہ اس مال کو خلاف مرضی و مخالف شرط عطیہ دہندگان کے صرف کرین اس بات مین عرف و

* وقف جیسا کہ زمین و مکانات وغیرہ غیر منقولہ اشیا کا ہوتا ہے ویسا ہی منقولات شیشہ کہلاڑہی روپیہ پیسہ وغیرہ کا ہوتا ہے۔ اسمین اگرچہ بعض فقہاء کو خلاف ہے مگر اسکے مجوزین بہی فقہاء ہی ہین۔ درمختار مین ہے منقولات کا وقف بہی جائز ہے اگر لوگون مین اسکا رواج ہو۔ جیسے کہلاڑ اتیشہ و درہم دینار بلکہ ان چیزون کے وقف جائز رکہنے کے لیے سلطانی حکم نافذ ہوچکا ہے چنانچہ معروضات مفتی ابو السعود مین ہے

وصح ایضا وقف کل منقول قصد فیہ تعامل الناس کفاس و قدوم بل و دراہم و دنانیر قلت بل ورد الامر للقضاۃ بالحکم بہ کما فی معروضات المفتی ابی السعود (درمختار)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وقاموں کا مسئلہ تو ممبران یونیورسٹی خود جانتے ہیں - ہم اسبابین شرعی ثبوت پیش کرتے ہین جس سے ہماری رسالہ کو خصوصیت ہی - تاکہ اہل اسلام معاونین یونیورسٹی جنکا روپیہ انکی شرط و مرضی کے مخالف لگایا گیا ہے یا آیندہ لگایا جاوے سنیٹ سی اپنے حق کا مطالبہ کرین - آیندہ انکی شرط کی پابندی نہی تو وہ روپیہ وہان سے واپس لیکر اپنے دیسی مدارس کے حوالہ کرین -

فتاوی درمختار مین بحوالہ نہر الفائق بطور اصول بیان کیا ہے - وقف کنندہ کے

قولهم شرط الواقف كنص الشارع - اى فى المفهوم والدلالة ووجوب العمل فيجب عليه خدمة وظيفة او تركها لمن لم يعمل والا اثم لاسيما فيما اذا يلزم بتركها تعطيل الكل - (من النهر)
(درمختار مطبوعہ مطبع احمدی دھلی صفحہ ۲۹۹)

شرط مطلب بتانے اور وجوب العمل مین ایسی ہے جیسکہ صاحب شریعت کا صریح حکم - لہذا اس شرط کے مطابق خدام اوقاف کی وظائف مقرر کرنا اور جو خدمت کچھ نہین اسکا وظیفہ بند کرنا واجب ہے اس شرط کا خلاف گناہ ہے خصوصاً جبکہ اس شرط کے خلاف سی وہ وقف معطل ہو جاوے۔

اسی اصول کے مطابق اس کتاب مین اور اکثر کتب فقہ مین بہت مسائل بیان کیے ہین جنمین شرط وقف کا لحاظ کیا گیا ہے - از انجملہ چند مسائل بطور تمثیل ہم اسی کتاب سی نقل کرتے ہین -

(۱) کسی نصرانی نے یہ شرط کی کہ میری مال وقف سی اس شخص کو میری اولاد مین سے کچھ نہ دیا جاوے

لوقال على من اسلم من ولده او انتقل الى غير النصرانية فلا شئ له لزم شرطه على المذهب (درمختار صفحہ ۲۸۷)

جو مسلمان ہو جائے - یا وہ دین نصرانی کے سوا اور دین اختیار کرے اس شرط پر عمل لازم ہوگا -

(۲) کسی زمین وقف مین یہہ شرط ہو کہ اسکے بدلہ دوسری زمین وقف کیجاوے گی یا اسکو

وجاز شرط الاستبدال به ارضا اخرى حينئذ او شرط بيعه ويشترى بثمنه ارضا اخرى

بیچکر اسکی قیمت سی دوسری زمین خریدی جاوے گی تو جب چاہے یہہ تبدیلی کرے جب

© rasailojaraid.com

اس زمین کی تبدیلی ہو تو اس مین بھی وہی شرطین مرعی رہین گی جو پہلی زمین کی شرطین تھین - ہان تیسری زمین سے تبدیلی جائز نہوگی - کیونکہ اسکی تبدیلی کی شرط پہلے نہوئی تھی -

> اذا شاء فاذا فعل صارت الثانیۃ کالاولی فی شرائطها وان لم یکن ینکرها ثم لا یستبدلها بثالثۃ لانہ حکم ثبت بالشرط والشرط وجد فی الاولی لا الثانیۃ (درمختار)

(۳) کسینے مسجد مین پھلدار درخت لگایا اگر اس نے یہ شرط یا نیت کی ہو کہ جو راستہ سے گذرے وہ اسکا پھل کھائے تو سب مسلمانون کو اسکا پھل کھانا جائز ہے ورنہ انکو فروخت کرکے اسکا دام مسجد کی ضروریات مین لگایا جائیگا - ان مسائل سے بخوبی ثابت ہے کہ جس کام کے لئے اور جس شرط سے کوئی اپنا مال وقف کرے اسکے خلاف مین اسکا مال صرف کرنا جائز نہین ہے -

> غرس فی المسجد اشجارا مثمرۃ ان غرس للسبیل فلکل مسلم الاکل والا فتباع لمصالح المسجد حسنۃ (در المختار صفحہ ۳۹۹)

اس دوسری دلیل کو بھی وہ لوگ نہ سنین اور عرف قانون اور شریعت سبکو ایک طرف رکھکر زبردستی اختیار کرین تو ہم انکی اس کارروائی کا بیجا ہونا اور اس سے آیندہ انگریزی علوم کے لیے (جنکے وہ حامی ہین) خوف وخطرات کا پیدا ہونا تیسری دلیل سے ثابت کرتے ہین جسکی نظر سے ہم نے عنوان مضمون مین پنجاب یونیورسٹی کیحالت کو خوفناک کہا ہے -

وہ تیسری دلیل یہ ہے

اگر مشرقی علوم کو تنزل ہوا اور انکا حق مغربی علوم کو دیا گیا تو بانیان و ابتدائی معاونان یونیورسٹی جنکی عالی ہمتی و فیاضی کے سہارے پر یونیورسٹی کا انجن چل رہا ہے اپنی امداد سے ہاتھہ کھینچ لین گے پھر انکے بالکل فقدان امداد وقلت زر کے سبب مغربی علوم بھی مشرقی علوم کے ساتھہ تنزل کی راہ لینگے - پچھلے سرمایہ پر بھروسہ ہو تو وہ چند روز مین تمام ہوجائیگا - آیندہ کوئی ایسا معاون

بڑی ہمنے سنا ہے کہ مشرقی علوم مغربی کے لیے چندہ جمع کرنیکو ایک کمیٹی قائم ہوئی ہے مگر شاید ہی جاوینگے جب روپیہ جمع ہوا دیکھہ لینگے

© rasailojaraid.com

جو مغربی علوم کا انجن اپنے زور سے چلا سکے نظر نہ آئیگا

حامیان علوم مغربی ان علوم کی خیر چاہتے ہین تو مشرقی علوم کی ترقی مین ویسی ہی سعی کرتے رہین جیسا کہ ابتدا مین ہوتی رہی ہے ان ہی علوم کی ترقی کے وعدہ پر راجگان و روسا پنجاب سے سے یہ وصول ہوگا جو دونو قسم علوم کے لیے کام آئیگا۔ انہون نے کچھہ ندیا تو دونون کا کام تمام ہوگا۔ حامیان علوم مغربی مشرقی علوم کو اصل مقصود نہین سمجہتے تو اپنے اصلی مقصود (علوم انگریزی) کا وسیلہ ہی سمجہ لیین۔ اور اسی نظر سے انکے حقوق قائم رہنے دین۔

بالجملہ* ملک کا عام فائدہ اور یونیورسٹی کی خیر اسی مین ہے کہ مغربی و مشرقی دونو قسم علوم کو ایک نظر سے دیکھا جاوے اور دونو کی ترقی کے لیے یکسان کوشش عمل مین آوے۔ مغربی علوم کے لیے کسیقدر زیادہ کوشش کرنیکی حاجت ہو تو اسکے مصارف کا بندوبست علیحدہ کیا جاوے مشرقی علوم کے حق دبا کر انکو ندیا جاوے۔

اب ہم اس مضمون کو انہی اجمالی اشارون پر ختم کرتے ہین۔ یہہ اشارات مشرقی علوم کے ضرر رسان ممبران یونیورسٹی پر موثر نہوئی تو اس مضمون کے دوسری نمبر مین ہم ان حقوق کی تفصیل کرینگے جو مشرقی علوم کے دبائی گئے ہین یا انکے دبائی جانے کا خوف ہے۔

اور نیز مشرقی و مغربی علوم کی ضرورتون کا موازنہ کرکے یہ بات بھی ثابت کرینگے کہ مغربی علوم کو مشرقی علوم پر ایسی ترجیح نہین کہ انکے مقابلہ مین انکی محافظت حقوق کی ضرورت نہو اور جن وجوہات سے تحصیل مشرقی علوم مین اوقات صرف کرنیکو عبث سمجہا جاتا ہے اور اسکو مغربی علوم کا حارج اور مفوت خیال کیا جاتا ہے انکا کافی جواب دینگے۔ اور اسکے ساتھہ ہم موجودہ مشرقی تعلیم کے وہ نقائص بھی بیان کرینگے جنکی نظر سے مشرقی علوم کو حقیر سمجہا جاتا ہے پھر ان نقائص کے دور کرنیکی تجاویز پیش کرینگے جن سے مشرقی تعلیم نقصانون سے پاک ہو مغربی تعلیم کی ہمسر ہو جاوے اور مغربی علوم کی حامیونکو بھی پیاری اور بے عیب معلوم ہو۔ واللہ الموفق

* یہہ اجمال ہمارے تمام مضمون کا ماحصل و لب لباب ہے جسکو ہمارے مضمون پر کچھہ بحث کرنا منظور ہو وہ اس اجمال کو پیش نظر رکھکر جو کہنا ہو سو کہے۔ ہمکو مغربی علوم کا مخالف سمجہکر مخالفانہ بحث نکرنے لگ جاوے۔

© rasailojaraid.com